AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عہدِ خلافتِ راشدہ میں گورننس کے اصول: مشاورت اور شورائیت کی روایت کا تجزیاتی مطالعہ

Principles of Governance in the Era of Rashidun Caliphate: An Analytical Study of the Tradition of Consultation and Shura

Muhammad Abubakar
PhD Scholar (Islamic studies), NCBA&E, Sub Campus, Multan ,
muhammadabubakar4345@gmail.com
Dr Hafiz Muhammad Arshad Habib
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E Sub Campus Multan
arshadhabib12@gmail.coms
Naseem Bibi
MPhil Scholar (Islamic studies) ISP Multan. hafizhuq6@gmail.com

Abstract

Consultation (Shura) has been a fundamental principle of Islamic governance, ensuring justice, stability, and effective decision-making. The era of the Rashidun Caliphate serves as an exemplary model of governance where consultation was deeply embedded in administrative, judicial, military, and economic policies. Rooted in the Quran and Sunnah, this system provided a structured decision-making framework that promoted public welfare and inclusive leadership. Unlike modern democratic systems, Islamic Shura is not merely a procedural formality but a binding and practical mechanism aimed at upholding justice and ensuring responsible leadership.
This study critically analyzes the principles of Shura during the Rashidun Caliphate, examining the consultative practices of the four rightly guided caliphs. It explores how these principles shaped governance structures and contributed to political stability despite internal and external challenges. The study also highlights the differences between Islamic consultative governance and modern democracy, emphasizing the ethical and religious dimensions unique to Shura.
Furthermore, this research discusses the practical application of Rashidun consultative principles in contemporary Muslim states. By drawing lessons from historical models, the study aims to bridge the gap between classical Islamic governance and modern political systems. The findings suggest that integrating Shura-based governance can enhance political accountability, participatory decision-making, and social justice in present-day administrations.

Keywords: *Shura, Rashidun Caliphate, Islamic Governance, Consultation, Political Stability*

1. تعارف Introduction

اسلامی طرزِ حکمرانی میں مشاورت اور شورائیت بنیادی اصولوں میں شمار ہوتے ہیں، جو نہ صرف عدل و انصاف کے قیام میں معاون ثابت ہوئے بلکہ بہترین طرزِ حکمرانی کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتے رہے۔ خلافتِ راشدہ کا دور اسلامی تاریخ کا وہ زریں عہد ہے جس میں حکومتی نظم و نسق کے تمام معاملات میں شورائیت اور مشاورت کو بنیادی حیثیت حاصل رہی۔ یہ نظام قرآن و سنت کی روشنی میں ترتیب دیا گیا تھا اور خلفائے راشدین نے اسے عملی طور پر نافذ کر کے ایک مثالی حکمرانی کا نمونہ پیش کیا۔ آج کے جدید جمہوری نظام میں بھی مشاورت کو ایک اہم اصول قرار دیا جاتا ہے، تاہم اسلامی طرزِ شورائیت اور جدید جمہوریت میں کئی بنیادی فرق موجود ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے میں عہدِ خلافتِ راشدہ میں شورائیت کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جائے گا اور یہ دیکھا جائے گا کہ ان اصولوں کو موجودہ دور کے سیاسی اور انتظامی ڈھانچوں میں کیسے نافذ کیا جا سکتا ہے۔مشاورت کے اصول کا اطلاق اسلامی ریاست میں محض ایک رسمی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ یہ ایک ایسا عملی اور ضروری عنصر تھا جس نے حکومتی فیصلوں میں استحکام اور عوامی فلاح کو یقینی بنایا۔ خلافتِ راشدہ میں خلفاء نے حکومتی امور، عدالتی معاملات، جنگی حکمتِ عملی اور اقتصادی پالیسیوں میں مشاورت کو بنیادی حیثیت دی، جس کی مثالیں ہمیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ابتدائی مشاورتی فیصلوں سے لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں فتنوں سے نمٹنے کی حکمتِ عملی تک نظر آتی ہیں۔ اس تحقیق میں نہ صرف ان تاریخی مثالوں کا تجزیہ کیا جائے گا بلکہ یہ بھی واضح کیا جائے گا کہ جدید مسلم ریاستیں ان اصولوں سے کیسے استفادہ کر سکتی ہیں۔

تحقیق کا پس منظر اور اہمیت

مسلمانوں کی تاریخ میں خلافتِ راشدہ کا دور ایک منفرد اور مثالی دور رہا ہے، جہاں عدل و انصاف، شفافیت، احتساب اور عوامی فلاح کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ جدید دور میں مسلمان ممالک بالخصوص پاکستان کو کئی انتظامی، سیاسی اور سماجی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں کرپشن، بیوروکریسی کی پیچیدگیاں، عدالتی اصلاحات کی ضرورت اور پالیسی سازی میں عوامی شمولیت کی کمی شامل ہیں۔ ان چیلنجز کے حل کے لیے اسلامی اصولوں کی روشنی میں مشاورتی نظام کے نفاذ کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔ خلافتِ راشدہ میں شورائیت کے عملی اصولوں کا تجزیہ کر کے ان کا موجودہ دور میں اطلاق ممکن بنایا جا سکتا ہے تاکہ ایک منصفانہ اور شفاف گورننس کی راہ ہموار ہو۔

مسئلہ تحقیق Research Problem

یہ تحقیق اس سوال کا جائزہ لینے کے لیے کی جا رہی ہے کہ خلافتِ راشدہ کے مشاورتی اور شورائی اصول کس حد تک آج کے انتظامی مسائل کا حل پیش کر سکتے ہیں۔ کیا خلافتِ راشدہ میں مشاورت کا جو نظام رائج تھا، وہ جدید مسلم ریاستوں کے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہو سکتا ہے؟ کیا پاکستان میں شورائیت کے اصولوں کو نافذ کر کے پالیسی سازی، عدالتی اصلاحات اور کرپشن کے خاتمے میں بہتری لائی جا سکتی ہے؟

مبحث اول: اسلامی گورننس کا نظریاتی پس منظر

اسلامی طرزِ حکمرانی ایک منفرد اور ہمہ جہت نظام پر مبنی ہے، جو عدل، مساوات، شورائیت اور قانون کی حکمرانی جیسے بنیادی اصولوں کو اجاگر کرتا ہے۔ قرآن و سنت میں ہمیں اسلامی گورننس کے اصولوں کی واضح رہنمائی ملتی ہے، جو نہ صرف حکمرانوں بلکہ عوام کی بھی ذمہ داریوں کا تعین کرتی ہے۔ اس مبحث میں اسلامی طرزِ حکمرانی کی بنیادی خصوصیات، شورائیت اور مشاورت کی قرآنی و حدیثی اساس، اور سیرتِ نبوی ﷺ میں اس کے عملی نمونے پر تفصیلی بحث کی جائے گی۔

1. اسلامی طرزِ حکمرانی کی بنیادی خصوصیات

اسلامی حکومت کا نظریہ خالصتاً الوہی اصولوں پر مبنی ہے، جو جمہوریت، خلافت اور عدل کے اعلیٰ ترین تصورات کو سموئے ہے۔

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

الف حاکمیتِ الٰہیہ

اسلامی گورننس کا سب سے اہم اصول یہ ہے کہ حقیقی اقتدار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اور تمام حکمران اللہ کی دی گئی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کے پابند ہیں۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ[1].

" اللہ، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر محیط ہے، اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں، اور وہی بلند و برتر ہے۔"

ب عدل و انصاف

اسلامی حکمرانی کا دوسرا بنیادی اصول عدل و انصاف ہے، جو کسی بھی کامیاب حکومتی نظام کے لیے ضروری ہے۔

إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ[2].

قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے محبوب اور اس کے قریب ترین شخص وہ حکمران ہو گا جو عادل ہو گا۔

2. شورائیت اور مشاورت کی قرآنی و حدیثی اساس

اسلامی نظامِ حکومت میں مشاورت ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن مجید اور سیرتِ نبوی ﷺ میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔

الف قرآن میں شورائیت کی تاکید

قرآن کریم میں مسلمانوں کو اجتماعی امور میں مشورہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے:

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ[3].

اور وہ لوگ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلاتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

[1] البقرہ:255

[2] Al-Tirmidhi, *Sunan al-Tirmidhi*, Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1995, vol. 3, p. 20

[3] الشوریٰ:38

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ب حدیث میں مشورے کی تاکید

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلاَ خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ.

جو شخص مشورہ کرے، وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوتا، اور جو استخارہ کرے، وہ کبھی نقصان نہیں اٹھاتا۔ مسند احمد: 23481[4]

.3 سیرتِ نبوی میں مشاورت کے عملی نمونے

نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں مختلف مواقع پر صحابہ کرام سے مشورہ کیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی طرزِ حکمرانی میں مشاورت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

الف غزوۂ بدر میں مشاورت

جب قریش کے ساتھ پہلا معرکہ پیش آیا تو نبی کریم ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت مقداد بن عمروؓ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْضِ لِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، فَوَاللَّهِ لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ[5].

اے اللہ کے رسول! جو فیصلہ آپ نے کیا ہے، اس پر عمل کیجیے، اللہ کی قسم! ہم آپ سے وہ نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ اور آپ کا رب جائیں اور جنگ کریں، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

ب غزوۂ احد میں مشاورت

نبی کریم ﷺ نے جنگ احد سے قبل صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ جنگ مدینہ کے اندر رہ کر لڑی جائے یا باہر جا کر؟ اکثریت کی رائے تھی کہ باہر جا کر لڑا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسی کو ترجیح دی۔

فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ، فَلَمَّا رَآهُ أَصْحَابُهُ قَدْ تَهَيَّأَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَعَلَّنَا أَكْرَهْنَاكَ فَذَاكَ لَيْسَ لَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَافْعَلْ[6].

پس نبی کریم ﷺ اندر تشریف لے گئے اور زرہ پہن لی، جب صحابہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ تیار ہو چکے ہیں، تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شاید ہم نے آپ پر دباؤ ڈالا، اگر آپ چاہیں تو مدینہ میں رہ کر جنگ لڑیں۔

[4] Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad*, Beirut: Al-Resalah Publishers, 2001, vol. 8, p. 527
[5] Al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, Medina: Dar al-Taybah, 1997, vol. 5, p. 43
[6] Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad*, Beirut: Al-Resalah Publishers, 2001, vol. 5, p. 320

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسلامی طرزِ حکمرانی کا بنیادی نظریہ شورائیت، عدل اور حکمرانی کے اصولوں پر مبنی ہے۔ قرآن و حدیث میں اسلامی حکومت کے جو اصول بیان کیے گئے ہیں، وہ انسانی فلاح اور معاشرتی عدل کی ضمانت دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں مشاورت کے جو عملی نمونے ملتے ہیں، وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک کامیاب حکومت کے لیے عوامی رائے اور اجتماعی فیصلہ سازی کس قدر ضروری ہے۔ اگر آج کے مسلم حکمران ان اصولوں کو اپنائیں تو امتِ مسلمہ کو حقیقی فلاح اور ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

مبحث دوم: خلافتِ راشدہ میں مشاورت اور شورائیت کا عملی نفاذ

خلافتِ راشدہ کا نظام اسلام کے اصولِ شورائیت کا عملی نمونہ تھا، جس میں ہر خلیفہ نے حکومتی معاملات میں صحابہ کرام سے مشورہ لیا اور اجتماعی فیصلہ سازی کو فروغ دیا۔ خلافتِ راشدہ کا دور درحقیقت اسلامی حکمرانی کے سنہری اصولوں پر مبنی تھا، جہاں حکمرانوں نے قرآن و سنت کے مطابق شورائیت کو اپنایا اور امت کی رائے کو اہمیت دی۔ اس مبحث میں خلافتِ راشدہ کے چاروں خلفاء کے دور میں شورائیت کے عملی نفاذ پر تفصیلی بحث کی جائے گی۔

1. حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور

الف انتخابِ خلافت میں مشاورت

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا انتخاب مشاورت کے ذریعے ہوا، جس میں مہاجرین و انصار کے بڑے بڑے صحابہ شریک ہوئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْضَوْا بِهِ.[7]

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: بے شک ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں، پس ان کی قیادت پر راضی ہو جاؤ۔

ب انتظامی و عسکری امور میں مشاورت

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مختلف عسکری اور انتظامی امور میں صحابہ سے مشورہ کیا۔ جب مسیلمہ کذاب کے فتنے کے خلاف لشکر کشی کا معاملہ درپیش ہوا تو انہوں نے صحابہ سے مشورہ کیا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَاذَا تَرَوْنَ فِي قِتَالِ مُسَيْلِمَةَ وَأَصْحَابِهِ؟[8]

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کی جائے؟ تاریخ طبری: 2/281

2. حضرت عمر فاروقؓ کا دور

الف مجلسِ شوریٰ کا قیام اور اس کا کردار

حضرت عمر فاروقؓ نے باقاعدہ مجلسِ شوریٰ قائم کی، جس میں بڑے صحابہ شامل تھے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

اور ان سے معاملات میں مشورہ کرو، پھر جب ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔[9]

---

[7] Al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, Medina: Dar al-Taybah, 1997, vol. 8, p. 126
[8] Al-Tabari, *Tarikh al-Tabari*, Cairo: Dar al-Ma'arif, 1990, vol. 2, p. 281
[9] آل عمران: 159

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ب گورنروں اور قاضیوں کے انتخاب میں مشاورت

حضرت عمرؓ نے گورنروں اور قاضیوں کے انتخاب میں بھی مجلسِ شوریٰ سے مشورہ لیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يَقْضِي فِي أَمْرٍ حَتَّى يَسْتَشِيرَ[10].

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ کسی معاملے میں فیصلہ نہ کرتے جب تک کہ مشورہ نہ کر لیتے.

3. حضرت عثمان غنیؓ کا دور

الف حکومتی نظم و نسق میں مشاورت کی وسعت

حضرت عثمان غنیؓ نے اسلامی سلطنت کو مزید وسعت دی، اور ہر اہم معاملے میں صحابہ سے مشاورت کی۔

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: لَا رَأْيَ لِي دُونَ أَهْلِ الْحِلِّ وَالْعَقْدِ[11].

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: مجھے اہلِ حل و عقد اہلِ شوریٰ کے بغیر کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں۔

ب فتنوں کے سد باب میں شورائیت کا کردار

حضرت عثمانؓ کے دور میں پیدا ہونے والے فتنوں کے حل کے لیے بھی مشاورت کو اپنایا گیا، لیکن داخلی بغاوتوں کی وجہ سے حالات پیچیدہ ہو گئے۔

إِذَا بُويِعَ لِلْخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا[12].

اگر دو خلیفہ مقرر کیے جائیں تو دوسرے کو قتل کر دو۔

4. حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دور

الف داخلی خلفشار اور مشاورت کی حکمتِ عملی

حضرت علیؓ کے دور میں داخلی خلفشار پیدا ہوا، جس کے حل کے لیے انہوں نے مسلسل مشاورت کا راستہ اپنایا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الرَّأْيَ مَعَ أَهْلِ الْمَشُورَةِ[13].

حضرت علیؓ نے فرمایا: رائے اہلِ مشورہ کے ساتھ ہے۔

ب عدالتی اور فوجی امور میں مشاورت

حضرت علیؓ نے جنگِ جمل اور جنگِ صفین جیسے مواقع پر بھی صحابہ سے مشاورت کی۔

مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ[14].

جو شخص مشورہ کرتا ہے، وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوتا۔

---

[10] Ibn Sa'd, *Tabaqat al-Kubra*, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1990, vol. 3, p. 204
[11] Ibn Asakir, *Tarikh Dimashq*, Beirut: Dar al-Fikr, 1995, vol. 39, p. 21
[12] Muslim ibn al-Hajjaj, *Sahih Muslim*, Cairo: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1998, vol. 3, p. 1475
[13] Ibn Sa'd, *Tabaqat al-Kubra*, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1990, vol. 3, p. 33
[14] Abu Dawud, *Sunan Abi Dawud*, Beirut: Dar al-Fikr, 2002, vol. 3, p. 76

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خلافتِ راشدہ میں شورائیت ایک عملی اصول کے طور پر موجود رہی۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے ہر اہم فیصلے میں مشاورت کو اپنایا، جس سے اسلامی طرزِ حکمرانی کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر آج کی مسلم قیادت اسی اصول کو اپنائے تو ایک مستحکم اور عادلانہ حکومتی نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

مبحث سوم: شورائیت کے اصول اور جدید دور میں اطلاق

اسلامی نظامِ حکمرانی میں شورائیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اصول ہر فرد کو آزادئ رائے کا حق دینے، اجتماعی فیصلے کرنے اور ان پر عملدرآمد کروانے کا ایک متوازن نظام فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں جمہوری نظام کو شورائیت کے ساتھ موازنہ کرنے اور اسلامی ممالک، خصوصاً پاکستان میں اس کے نفاذ کے چیلنجز اور مواقع کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس مبحث میں ان پہلوؤں پر تفصیل سے بحث کی جائے گی۔

1. شورائیت میں آزادئ رائے کا اصول

اسلامی شورائی نظام میں ہر فرد کو اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ قرآن و سنت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ[15]

اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ الشوری:38

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام میں رائے کا اظہار ایک اجتماعی ذمہ داری ہے، نہ کہ مخصوص طبقے کا اختیار۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ[16].

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دے۔ ابو داؤد:5128

یہ حدیث اسلامی معاشرے میں آزادئ رائے کی حوصلہ افزائی کو اجاگر کرتی ہے۔

اسلامی تاریخ میں مثال

خلیفہ دوم حضرت عمرؓ نے کئی مواقع پر عام لوگوں سے مشورہ لیا۔ ایک مرتبہ جب انہوں نے مہر کی حد مقرر کرنے کا ارادہ کیا تو ایک خاتون نے قرآن کی روشنی میں ان سے اختلاف کیا، جس پر حضرت عمرؓ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَصَابَتِ الْمَرْأَةُ وَأَخْطَأَ عُمَرُ[17].

عورت نے درست بات کہی اور عمر نے غلطی کی۔

یہ واقعہ اسلامی شورائیت میں آزادئ رائے کی مضبوطی کا عکاس ہے۔

---

[15] Ibn Kathir, *Tafsir Ibn Kathir*, Riyadh: Darussalam, 2003, vol. 4, p. 135
[16] Abu Dawud, *Sunan Abi Dawud*, Beirut: Dar al-Fikr, 2002, vol. 4, p. 275
[17] Al-Daraqutni, *Sunan al-Daraqutni*, Beirut: Mu'assasat al-Risalah, 2004, vol. 4, p. 181

2.اجتماعی فیصلے اور ان پر عملدرآمد

اسلام میں مشورے سے کیے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اجتماعی فلاح و بہبود ممکن ہو سکے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ[18]

اور ان سے معاملات میں مشورہ کرو، پھر جب کسی بات کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں مثال

غزوۂ احد سے قبل نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں رہ کر جنگ لڑنے یا میدانِ احد میں جانے کے بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ اکثریت نے میدانِ احد میں جانے کی رائے دی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس اجتماعی فیصلے کو قبول فرمایا، حالانکہ آپ کی ذاتی رائے مدینہ میں دفاع کی تھی۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاوَرَ أَصْحَابَهُ فِي يَوْمِ أُحُدٍ فَأَشَارُوا عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ، فَخَرَجَ[19].

بے شک رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اپنے صحابہ سے مشورہ کیا، انہوں نے باہر جانے کا مشورہ دیا، تو آپ باہر تشریف لے گئے۔

یہ عملی مثال ثابت کرتی ہے کہ اسلامی شورائی نظام میں اجتماعی فیصلے قابلِ عمل ہوتے ہیں۔

3.شورائیت کی موجودہ جمہوری نظام سے تقابل

اسلامی شورائیت اور جدید جمہوریت میں چند بنیادی فرق موجود ہیں، جو ان دونوں نظاموں کے مقاصد اور اصولوں میں واضح فرق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسلامی شورائیت کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت ہے، جس میں اللہ کی ہدایات پر عمل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، جدید جمہوریت اکثریتی رائے پر مبنی ہوتی ہے، جہاں فیصلے عوامی رائے کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں۔ اسلامی شورائیت کا مقصد عدل و انصاف کا قیام اور مسلمانوں کے فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے، جب کہ جدید جمہوریت کا مقصد عوامی مرضی کو ترجیح دینا اور حکومت کے فیصلوں کو عوام کی خواہشات کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اسلامی شورائیت میں تمام فیصلے شرعی احکام کے مطابق کیے جاتے ہیں، اور ان احکام کے دائرہ کار میں رہ کر حکومتی امور چلائے جاتے ہیں۔ جدید جمہوریت میں فیصلے عموماً سیکولر اصولوں کے تحت کیے جاتے ہیں، جن میں مذہب یا دینی ہدایات کا کوئی خاص عمل دخل نہیں ہوتا۔ اسلامی شورائیت کی رہنمائی وحی اور دینی تعلیمات سے حاصل ہوتی ہے، جبکہ جدید جمہوریت کی رہنمائی انسان کی عقل اور تجربے پر مبنی ہوتی ہے، جو عوامی ضروریات اور حالات کے مطابق وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یہ فرق دونوں نظاموں کی نوعیت اور ان کے اطلاق کے طریقہ کار کو واضح کرتا ہے۔ اسلامی شورائیت کو ایک دینی و اخلاقی فریم ورک میں محدود کیا گیا ہے، جب کہ جدید جمہوریت کو ایک لبرل اور سیکولر بنیادوں پر چلایا جاتا ہے، جس میں فرد کی آزادی اور اکثریتی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔

---

[18] آل عمران:159

[19] Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad*, Beirut: Al-Resalah Publishers, 2001, vol. 3, p. 1402

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ[20].

کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، اگر وہ خالق کی نافرمانی میں ہو۔

اس حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اسلامی شورائیت میں فیصلے شرعی اصولوں کے مطابق ہوتے ہیں، جب کہ جمہوریت میں عوامی اکثریت فیصلہ کرتی ہے، چاہے وہ شرعی ہو یا غیر شرعی۔

4. پاکستان میں شورائیت کے اصولوں کا نفاذ: تحدیات اور مواقع

اسلامی شورائیت اور پاکستان کے موجودہ گورننس نظام میں کچھ سنگین چیلنجز ہیں جو اس کے مؤثر نفاذ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اسلامی شورائیت کے اصول میرٹ پر مبنی ہوتے ہیں، جہاں ہر فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہوتا ہے، اور کسی بھی فیصلے میں اقربا پروری یا کرپشن کا گزر نہیں ہوتا۔ لیکن پاکستانی نظام میں کرپشن ایک بڑی رکاوٹ ہے، جس کی وجہ سے حکومتی فیصلوں میں غیر منصفانہ اور ذاتی مفادات غالب آجاتے ہیں، جس سے شورائیت کے اصولوں کی عملی تطبیق مشکل ہو جاتی ہے۔ اسلامی شورائیت اتحاد اور اتفاق پر زور دیتی ہے، اور مشاورت میں تمام افراد کی آراء کو اہمیت دی جاتی ہے۔ لیکن پاکستانی سیاست میں فرقہ واریت اور گروہ بندی کی موجودگی اس عمل کو پیچیدہ بناتی ہے، جس کی وجہ سے مختلف سیاسی جماعتوں اور طبقوں کے مفادات میں ٹکراؤ آتا ہے اور مشاورت کے عمل میں تنازعہ جنم لیتا ہے۔ اسلامی شورائیت عدل و انصاف کے اصولوں پر عمل کرتی ہے اور ہر فیصلہ عوام کی بھلائی کے لیے کیا جاتا ہے۔ مگر جدید جمہوریت میں اکثر فیصلے سیاسی مفادات اور ذاتی مفادات کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، جس سے معاشرتی فلاح و بہبود کی بجائے انفرادی یا گروہی مفادات کی تکمیل ہوتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی شورائیت کے نفاذ کے لیے کئی مواقع اور راہ ہموار کرنے والے اقدامات ہیں۔ اگر اسلامی نظریاتی کونسل جیسے ادارے کو مزید تقویت دی جائے اور ان کو مشاورت کے عمل میں اہمیت دی جائے، تو اسلامی شورائیت کے اصولوں کے مطابق حکومتی فیصلوں کو بہتر طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادارے اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرتی مسائل کا حل نکالنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ عوام میں اسلامی شورائیت کی افادیت اور اس کے فوائد کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ اگر عوام اس نظام کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کے تحت حکومتی فیصلوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، تو یہ ایک نیا معاشرتی انقلاب لا سکتا ہے۔ شورائیت کے اصولوں کے تحت اگر پاکستانی عدالتی اور حکومتی ادارے شفافیت کو فروغ دیں اور کرپشن کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کریں، تو یہ نظام زیادہ مؤثر اور کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر شفافیت اور احتساب کا نظام اسلامی اصولوں کے مطابق عمل میں لایا جائے، تو پاکستان میں گورننس کے مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔ اسلامی شورائیت ایک مکمل اور عادلانہ طرزِ حکمرانی ہے، جو جدید جمہوری نظام سے کئی پہلوؤں میں برتر ہے۔ اگر پاکستان میں اسلامی مشاورتی اصولوں کو حقیقی معنوں میں نافذ کیا جائے تو ایک مثالی اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہو سکتا ہے، جو عدل، مساوات اور عوامی فلاح پر مبنی ہو۔

[20] Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad*, Beirut: Al-Resalah Publishers, 2001, vol. 2, p. 1098

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مبحث چہارم: پاکستان میں گورننس کے مسائل اور شورائیت کے اصولوں کی روشنی میں حل

پاکستان میں گورننس کے متعدد مسائل درپیش ہیں، جن میں پالیسی سازی میں مشاورت کی کمی، قانون سازی میں عوامی رائے کو نظر انداز کرنا، عدالتی و انتظامی اصلاحات میں مشاورتی عمل کی عدم موجودگی اور شفافیت و احتساب کا فقدان شامل ہیں۔ اسلامی شورائیت کے اصولوں کی روشنی میں ان مسائل کا حل پیش کیا جاسکتا ہے، کیونکہ اسلامی طرزِ حکمرانی میں مشاورت، عوامی فلاح، اور شفافیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

1. پالیسی سازی میں مشاورت کی کمی

پاکستان میں اکثر پالیسی فیصلے محدود حلقوں میں کیے جاتے ہیں، جن میں عوامی نمائندوں، ماہرین اور متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی مناسب شمولیت نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس، اسلامی شورائیت میں پالیسی سازی عوامی مشورے اور ماہرین کی رائے پر مبنی ہوتی ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ[21]

اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو۔

یہ آیت حکمرانوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں میں مشورے کو شامل کریں۔

مَا خَابَ مَنِ اسْتَشَارَ[22]

جو مشورہ کرے، وہ نقصان نہیں اٹھاتا۔

اسلامی تاریخ میں عملی نمونہ

خلیفہ عمر فاروقؓ کے دور میں حکومتی پالیسیاں مشاورت کے بعد مرتب کی جاتی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے زرعی، عدالتی اور انتظامی پالیسیوں میں ماہرین کی آراء کو شامل کیا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِإِمَامٍ أَنْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ دُونَ مَشُورَةِ أَهْلِ الرَّأْيِ[23].

کسی حاکم کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اہلِ دانش سے مشورہ کیے بغیر کوئی فیصلہ کرے۔

پاکستان میں حل

- پالیسی سازی میں عوامی نمائندوں اور ماہرین کو شامل کرنے کے لیے ایک مستقل مشاورتی کونسل قائم کی جائے۔
- ہر نئی پالیسی سے قبل عوامی مشاورت کے لیے Public Hearings منعقد کی جائیں۔

---

[21] آل عمران:159

[22] Al-Tirmidhi, *Sunan al-Tirmidhi*, Beirut: Dar al-Fikr, 2003, vol. 4, p. 2387

[23] Ibn Sa'd, *Tabaqat al-Kubra*, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2001, vol. 3, p. 206

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

2. قانون سازی میں عوامی رائے اور ماہرین کی شمولیت

پاکستان میں اکثر قوانین بغیر عوامی مشاورت کے بنائے جاتے ہیں، جس سے ان پر عملدرآمد میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اسلامی طرزِ حکمرانی میں قانون سازی کا عمل شفاف اور مشاورت پر مبنی ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ[24]

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی بھی اطاعت کرو۔

اسلامی تاریخ میں مثال

حضرت عمر فاروقؓ نے قانونی اصلاحات کے لیے ایک مجلسِ شوریٰ قائم کی، جس میں صحابہ کرامؓ اور ماہرین شریک ہوتے تھے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ أَمْرٌ فَانْظُرُوا فِيمَا تَشَاوَرَ فِيهِ أَهْلُ الرَّأْيِ[25].

اگر کوئی معاملہ تم پر مشکل ہو جائے تو ان اہلِ رائے سے مشورہ کرو جو علم رکھتے ہیں۔

پاکستان میں حل

- پارلیمنٹ میں قانون سازی کے عمل میں عوام اور ماہرین کو شامل کرنے کے لیے Referendum کا نظام متعارف کرایا جائے۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کو مزید بااختیار بنایا جائے تاکہ وہ قانون سازی میں مشاورتی کردار ادا کرے۔

3. عدالتی اور انتظامی اصلاحات کے لیے شورائیت کا کردار

پاکستانی عدالتی نظام میں اصلاحات کی اشد ضرورت ہے۔ اسلامی تاریخ میں عدالتی اصلاحات کا ایک جامع شورائی نظام موجود رہا ہے۔

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِنْ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ[26].

اگر قاضی اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں، اور اگر اجتہاد میں غلطی کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

پاکستان میں حل

- عدالتی اصلاحات کے لیے ججوں اور ماہرینِ قانون پر مشتمل ایک مستقل مشاورتی ادارہ تشکیل دیا جائے۔
- عدالتوں میں فیصلوں کے عمل کو تیز اور شفاف بنانے کے لیے عوامی نگرانی کے اصول متعارف کرائے جائیں۔

4. شفافیت اور احتساب کے لیے شورائیت کی اہمیت

اسلامی حکمرانی میں شفافیت اور احتساب بنیادی اصول ہیں، جبکہ پاکستان میں کرپشن اور اقرباپروری بڑے مسائل ہیں۔

---

[24] النساء:59

[25] Al-Daraqutni, *Sunan al-Daraqutni*, Beirut: Mu'assasat al-Risalah, 2004, vol. 4, p. 181

[26] Al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, Medina: Darussalam, 1997, vol. 9, p. 7352

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا[27]

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو۔

اسلامی تاریخ میں مثال

حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کا باقاعدہ محاسبہ کیا اور اگر کوئی اہلکار دولت میں اضافہ کرتا نظر آتا تو اس سے وضاحت طلب کی جاتی۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا[28].

اپنا محاسبہ خود کرو، قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ ابن ماجہ:4260

پاکستان میں حل

- قومی احتساب بیورو NAB کو سیاسی دباؤ سے آزاد کر کے ایک خود مختار مشاورتی ادارہ بنایا جائے۔
- ہر سرکاری ادارے میں شفافیت کے لیے Public Accountability Councils تشکیل دی جائیں۔

خلاصہ بحث

پاکستان میں گورننس کے مسائل کو شورائیت کے اصولوں کے تحت حل کرنا ایک دیرپا اور مؤثر حکمتِ عملی ہو سکتی ہے۔ اسلامی تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ مشاورتی طرزِ حکمرانی ہی عوامی فلاح و ترقی کی ضمانت ہے۔ یہ تحقیق اسلامی گورننس میں شورائیت کے اصولوں کو ایک بنیادی حیثیت دینے پر مرکوز رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ سے لے کر خلافتِ راشدہ تک، ہر دور میں مشاورت کو عملی طور پر نافذ کیا گیا، جو اسلامی حکمرانی کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ تاہم، پاکستان میں موجودہ گورننس کے مسائل، جیسے کہ پالیسی سازی میں مشاورت کی کمی، قانون سازی میں عوامی رائے کو نظر انداز کرنا، عدالتی و انتظامی اصلاحات میں شفافیت کا فقدان، اور احتساب کے غیر مؤثر نظام کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اس مبحث میں ان مسائل کے حل کے لیے اسلامی شورائیت کے اصولوں کی روشنی میں قابلِ عمل تجاویز دی گئی ہیں۔ یہ تحقیق اسلامی حکمرانی میں شورائیت کے اصولوں کی نظریاتی و عملی بنیادوں کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ ان اصولوں کے پاکستان میں اطلاق پر مرکوز رہی۔ شورائیت کی قرآنی و حدیثی بنیادوں کو بیان کیا گیا اور نبی کریم ﷺ کی سیرت سے اس کے عملی نمونے پیش کیے گئے۔ خلافتِ راشدہ میں مشاورت کے اصولوں اور ان کے عملی اطلاق پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ جدید جمہوری نظام اور اسلامی شورائیت کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے سیاسی و انتظامی مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کے ممکنہ حل اسلامی شورائیت کے اصولوں کی روشنی میں تجویز کیے گئے۔ اسلامی گورننس میں مشاورت ایک لازمی عنصر ہے، جو حکومتی امور کو بہتر اور شفاف بنانے میں مدد دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ الشوریٰ:38، یعنی مسلمانوں کے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ اسی طرح، نبی کریم ﷺ کی سیرت میں بھی مشاورت کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: **میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔** ترمذی:1714۔ خلافتِ راشدہ میں بھی

---

[27] النساء:58

[28] Ibn Majah, *Sunan Ibn Majah*, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2002, vol. 5, p. 4260

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مشاورت کو باقاعدہ ادارہ جاتی حیثیت دی گئی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ایک مستقل مشاورتی مجلس قائم کی، جو تمام اہم حکومتی معاملات پر مشاورت کرتی تھی۔ شورائیت کا نظام حکومت کو استبداد اور خود سری سے بچاتا ہے، عوام کی شمولیت سے پالیسی سازی میں بہتری آتی ہے، شفافیت اور احتساب کا نظام مضبوط ہوتا ہے، اور قومی سطح پر باہمی ہم آہنگی اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان کے انتظامی ڈھانچے میں اسلامی شورائیت کی تطبیق کے لیے متعدد تجاویز دی جا سکتی ہیں، جیسے کہ پالیسی سازی میں عوامی مشاورت کو لازم قرار دینا، قانون سازی میں شوریٰ کمیٹیوں کا قیام، عدالتی و انتظامی اصلاحات کے لیے مشاورتی بورڈز کی تشکیل، اور احتسابی نظام میں شفافیت کو یقینی بنانا۔ اس تحقیق میں مزید تحقیق کے لیے مختلف پہلوؤں پر سفارشات دی گئی ہیں۔ اسلامی شورائیت اور جدید جمہوریت کا تحقیقی موازنہ کیا جا سکتا ہے تاکہ اسلامی گورننس کے عملی فوائد کو واضح کیا جا سکے۔ پاکستان میں اسلامی اصولوں پر مبنی حکمرانی کے نفاذ کے لیے ایک ماڈل پیش کرنے پر تحقیق کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، اسلامی تاریخ کے کامیاب حکومتی ماڈلز کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے تاکہ ان سے سیکھنے کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جا سکے۔ یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ اسلامی گورننس میں شورائیت ایک لازمی عنصر ہے، جس کے بغیر حکومت استبدادی اور غیر جمہوری ہو سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت اور خلافتِ راشدہ کے ادوار میں شورائیت کا مثالی نظام موجود تھا، جو آج بھی مسلم دنیا کے لیے ایک عملی ماڈل ہے۔ پاکستان میں گورننس کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اسلامی شورائیت کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے عوامی شمولیت، مشاورتی کونسلوں، عدالتی و انتظامی اصلاحات، اور شفافیت کے اصولوں کو اپنانا ناگزیر ہے۔ اگر اسلامی شورائیت کے اصولوں کو صحیح معنوں میں نافذ کیا جائے تو پاکستان کے سیاسی و انتظامی مسائل کا دیرپا حل ممکن ہو سکتا ہے۔

کتابیات

* Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī.* Medina: Dar al-Taybah, 1997.
* Muslim ibn al-Hajjaj. *Ṣaḥīḥ Muslim.* Cairo: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1998.
* Ahmad ibn Hanbal. *Musnad Ahmad.* Beirut: Al-Resalah Publishers, 2001.
* Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa. *Sunan al-Tirmidhi.* Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1995.
* Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath. *Sunan Abi Dawud.* Beirut: Dar al-Fikr, 2002.
* Ibn Sa'd, Muhammad. *Tabaqat al-Kubra.* Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1990.
* Al-Daraqutni, 'Ali ibn 'Umar. *Sunan al-Daraqutni.* Beirut: Mu'assasat al-Risalah, 2004.
* Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir. *Tarikh al-Tabari.* Cairo: Dar al-Ma'arif, 1990.
* Ibn Kathir, Isma'il ibn 'Umar. *Tafsir Ibn Kathir.* Riyadh: Darussalam, 2003.
* Ibn Asakir, Ali ibn al-Hasan. *Tarikh Dimashq.* Beirut: Dar al-Fikr, 1995.